مسیح موعود کی پہچان

از

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

مولانا محمد خالد ندوی غازیپوری

استاد حدیث ونگران اعلیٰ دار العلوم ندوۃ العلماء وناظم جمعیۃ المعارف الاسلامیہ لکھنؤ

ناشر

جمعیۃ المعارف الاسلامیہ

مکارم نگر، ٹیگور مارگ لکھنؤ

نام کتاب	مسیح موعود کی پہچان
مؤلف	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ
باہتمام:	مولانا محمد خالد ندوی غازیپوری مدظلہ العالی
صفحات	۴۸
تعداد	ایک ہزار
سن اشاعت	رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ/ستمبر ۲۰۰۸ء
قیمت	۱۲/روپے

ناشر

جمعیۃ المعارف الاسلامیہ

مکارم نگر، ٹیگور مارگ لکھنؤ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کا قطعی عقیدہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف اور صریح لفظوں میں ارشاد فرمایا ہے ''لا نبی بعدی'' میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے انھیں نبی مانتے ہیں اور نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں، اگر یہ اپنے آپ کو مسلمان نہ کہتے تو کوئی مسئلہ نہیں تھا، جس طرح بہائی اپنے کو (باوجودیکہ مسلمانوں کی طرح نام ان کے بھی ہوتے ہیں) مسلمان نہیں کہتے۔

لیکن انھیں اپنے خود ساختہ اسلام پر اصرار ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی رنگا رنگ ہیں، ان میں سے مسیح موعود ہونا بھی ہے۔ پیش نظر کتابچہ میں مسیح موعود کی حقیقت کو قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ قارئین مسیح موعود کی حقیقت کو پہچان سکیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کا دجل فریب ظاہر ہو جائے۔

کچھ دنوں سے لکھنؤ اور اس کے اطراف میں قادیانی مبلغین سرگرم ہیں، مضافات میں کئی دیہات قادیانیت سے متاثر ہوئے ہیں، جناب ڈاکٹر ہارون رشید صاحب مدظلہ اس سلسلہ میں کافی کوشاں ہیں، دعوتی اور تحریری محاذ پر قابل قدر کام کر رہے ہیں، یہ کتابچہ موصوف ہی کا انتخاب ہے، جسے حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی کتاب ''ختم نبوت سے اخذ کیا گیا ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ جمعیۃ المعارف الاسلامیہ ردولی کو اس کی اشاعت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے قبولیت سے نوازے۔

محمد خالد ندوی غازیپوری

ناظم جمعیۃ المعارف الاسلامیہ لکھنؤ

مسیح موعود کی پہچان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی.

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے آخری دور میں بہ تقاضائے حکمت الٰہیہ دجال اکبر کا خروج مقدور ومقرر ہے، جس کے شر سے تمام انبیاء سابقین اپنی اپنی امتوں کو ڈراتے آئے ہیں اور حسب تصریحات احادیث متواترہ اس کا فتنہ تمام اگلے پچھلے فتنوں سے اشد ہوگا، اس کے ساتھ ساحرانہ قوتیں اور خوارق عادات بیشمار ہوں گے۔

اسی کے ساتھ زمرۂ انبیاء میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص شان اور ختام الامم کے ساتھ خاص عنایات حق کے اظہار کے لیے باقتضائے حکمت الٰہیہ یہ بھی مقدور ہے کہ فتنہ دجال سے امت کو بچانے اور دجال کو شکست دینے کے لیے حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں

نزول فرمائیں جو اپنی مخصوص شان مسیحی سے مسیح دجال کا خاتمہ کریں گے۔

خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات امت مرحومہ کے آگے آنے والے تمام فتن اور واقعات میں سب سے اہم تھے، اسی اہمیت کے پیش نظر اپنی امت پر سب سے زیادہ رحیم وشفیق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان واقعات کی تبیین وتعیین میں اور مسیح دجال اور مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی علامات ونشانات بتلانے میں انتہائی تفصیل وتوضیح سے کام لیا ہے۔ سو سے زیادہ احادیث ہیں جو مختلف اوقات میں صحابہ کرامؓ کے مختلف مجامع میں مختلف عنوانات کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حالات وعلامات اور بوقت نزول ان کی مکمل کیفیات کا اظہار فرمایا۔

یہ احادیث درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں، اکابر محدثین نے ان کو متواتر قرار دیا ہے اور خبر متواتر سے جو چیز ثابت ہو اس کا قطعی اور یقینی ہونا تمام اہل عقل اور اہل دین کے نزدیک باتفاق مسلم ہے۔

ان تمام احادیث معتبرہ کو احقر نے اپنے عربی رسالہ "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" میں جمع کر دیا ہے اور اس میں ہر حدیث پر نمبر ڈال دیئے ہیں، اس رسالہ میں صرف حدیث کا نمبر اور کتاب کا حوالہ دینے پر اکتفا کیا گیا ہے، اور انشاء اللہ کسی وقت ان احادیث کو مع ترجمہ و

تشریح (۱) بھی شائع کر دیا جائے گا، علاوہ ازیں خود قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جتنی علامات اور نشانیاں بتلائی ہیں، اتنی کسی رسول اور نبی کے متعلق نہیں بتلائی ہیں، یہاں تک کہ خود سرور کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن پر قرآن مجید نازل ہوا ہے، ان کی بھی مادّی اور جسمانی علامات ونشانیاں قرآن نے اس تفصیل سے نہیں بتلائے، تمام انبیاء علیہم السلام کے درمیان صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا یہ معاملہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں اس پر مزید در مزید اضافہ بلاشبہ اس لیے تھا کہ آخر زمانہ میں اس امت میں تشریف لانا مقدر و مقرر تھا، اس لیے ضروری سمجھا گیا کہ ان کی علامات ونشانیاں امت کو ایسی وضاحت سے بتلا دیئے جائیں کہ پھر کسی کو کسی اشتباہ و التباس کی ادنیٰ گنجائش نہ رہے۔

اس رسالہ میں جمع کی ہوئی تمام علامات ونشانات کو دیکھنے کے بعد ہر شخص یہ کہہ اٹھے گا کہ کسی انسان کی تعیین کے لیے اس سے زیادہ نشانات وعلامات نہیں بتلائے جاسکتے اور تمام انبیاء کرام میں سے اس کام کے لیے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انتخاب میں شاید یہ حکمت بھی ہو کہ ان کی پیدائش اور خلقت وتربیت تمام بنی نوع انسان سے جدا ایک

---

(۱) اب یہ ترجمہ وتشریح کا کام برخوردار عزیز مولوی محمد رفیع عثمانی سلمہ مدرس دارالعلوم کراچی نے کر دیا ہے جو ''علامات قیامت اور نزول مسیح'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ (محمد شفیع) (۳۰ صفر ۱۳۹۴ھ)

خاص معجزانہ طریق پر ہوئی ہے، ان کے حالات کسی دوسرے انسان کے ساتھ ملتبس اور مشتبہ ہو ہی نہیں سکتے۔

الغرض قرآن وحدیث (۱) نے آخر زمانہ میں آنے والے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی تعیین اور اس میں پیدا ہونے والے ہر التباس واشتباہ کو رفع کرنے کے لیے اس قدر اہتمام فرمایا کہ اس سے زیادہ اہتمام عادۃً ناممکن ہے تاکہ کوئی جھوٹا مدعی اپنے آپ کو مسیح موعود کہہ کر امت کو گمراہ نہ کر سکے۔

لیکن شاباش ہے قادیانی مرزا غلام احمد کو کہ انھوں نے قرآن و حدیث کے اس تمام اہتمام کے مقابلہ میں اکھاڑا جما دیا اور ان میں بیان کی ہوئی تمام چیزوں پر پانی پھیر کر خود مسیح موعود بن بیٹھے، اور اس سے زیادہ حیرت ان لوگوں پر ہے، جنھوں نے قرآن وحدیث اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے کے دعویدار ہوتے ہوئے ان کو مسیح موعود مان لیا، لیکن اس امت میں کسی شخص کا مسیح موعود بننا بغیر اس کے ممکن نہ تھا کہ قرآن وحدیث کی قائم کی ہوئی تمام مضبوط ومستحکم بنیادوں کو اکھاڑ کر ایک

---

(۱) قرآن مجید سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا مکمل ثبوت حضرۃ الاستاد علامہ مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہٗ کی کتاب ''عقیدۃ الاسلام فی نزول عیسیٰ علیہ السلام'' میں اور حضرت مولانا محمد ادریس صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کی کتاب ''کلمۃ اللہ فی حیاۃ روح اللہ'' میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے اور اس مسئلہ سے متعلق احادیث احقر کے عربی رسالہ ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' میں مذکور ہے۔

نیا دین، نئی ملت بنائی جائے، اس لیے مرزا صاحب نے:

۱- امت کے اجماعی عقیدہ اور قرآن و حدیث کی تصریحات کے خلاف یہ دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوچکی۔ ان کی قبر کشمیر میں ہے۔

۲- پھر دعویٰ کیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں نہیں آئیں گے۔ بلکہ ان کا شبیہ و مثیل آئے گا۔

۳- پھر وہ شبیہ و مثیل خود بننے کی کوشش جاری فرمائی۔

۴- اور چونکہ حسب تصریح قرآن و حدیث و اجماع امت ہر قسم کی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوچکی ہے، اب کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو پہلے نبی ہیں، ان کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں تھا۔ اگر کوئی ان کا مثیل و شبیہ آئے تو مسئلہ ختم نبوت اس کی راہ میں حائل ہوتا ہے، اس لیے اس اجماعی مسئلہ کی تحریف کرنا پڑی، اور نبوت کی خود ساختہ قسمیں بنا کر بعض اقسام کا سلسلہ جاری قرار دیا۔

۵- آخر کار خود نبی و رسول بن گئے۔

۶- دعوائے نبوت کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ جو ان کو نہ مانے وہ کافر قرار دیا جائے، اس کے نتیجہ میں اپنی ایک مٹھی جماعت کے سوا امت کے ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا۔

۷- اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کسی مدعی نبوت کے ماننے والے اور نہ ماننے والے ایک ملت نہیں ہوسکتے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ کسی نبی کے ماننے والے بھی مسلمان کہلائیں اور اس کو جھوٹا سمجھنے والے بھی مسلمان رہیں۔ اس طرح ملت اسلامیہ کے ٹکڑے کرکے ایک علاحدہ ملت کی تعمیر کی گئی۔

یہ سارے کفریات اس کے نتیجہ میں آئے کہ قرآن و حدیث کی بیشمار تصریحات کے خلاف اپنے آپ کو مسیح موعود قرار دیا۔

اس لیے احقر نے اس مختصر رسالہ میں آخر زمانہ میں آنے والے مسیح علیہ السلام کی تمام نشانیاں اور علامات بحوالہ قرآن و حدیث جمع کردی ہیں تاکہ ہر دیکھنے والا ایک نظر میں دیکھ لے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علامات بیان کی ہیں، قادیانی مرزا صاحب میں ان میں سے کوئی موجود ہے یا نہیں۔

ہم نے سہولت کے لیے ان حالات و علامات کو ایک جدول کی صورت میں پیش کیا ہے، جس کے ایک خانہ میں آنے والے مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامات ذکر کی گئی ہیں۔ دوسرے خانہ میں ان کا حوالہ قرآن یا حدیث سے دیا گیا ہے۔ احادیث کی عبارت طویل تھی، اس لیے تمام احادیث کو مع ان کے حوالوں کے "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" میں جمع کردیا ہے، اس جدول میں صرف حدیث کا نمبر لکھا

جائے گا جس کو اصل حدیث دیکھنا ہو اس نمبر کے حوالہ سے "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" میں دیکھے۔

تیسرے خانہ میں مرزا صاحب کے حالات و علامات کا مقابلہ دکھلانا تھا، مگر ہمیں تو ان علامات میں سے کوئی بھی مرزا صاحب میں نظر نہیں آئی، بلکہ صراحتاً اس کے مخالف علامات و حالات معلوم ہوئے، مخالف حالات اور بھی ذاتی اور گھریلو معاملات سے متعلق اگر بیان کئے جائیں تو دیکھنے والے شاید اس کو تہذیب کے خلاف سمجھیں۔

اس لیے ہم نے یہ خانہ، سب جگہ خالی چھوڑ دیا ہے کہ مرزا صاحب کو مسیح موعود ماننے والے خدا کو حاضر وناظر جان کر ایمانداری سے اس خانہ کو خود پر کریں۔

شاید اللہ تعالیٰ اسی کو ان کے لیے ذریعہ ہدایت بنا دیں۔

وماذلك على الله بعزيز.

بندہ محمد شفیع عفی اللہ عنہ
مدرس دارالعلوم دیوبند
شعبان ۱۳۴۵ھ

بسم الله الرحمٰن الرحيم.

ذلك عيسىٰ بن مريم قول الحق الذى فيه يمترون.

مسیح موعود کا نام، کنیت اور لقب

۱	آپکا نام: عیسیٰ ہے (علیہ السلام)	ذلك عيسىٰ بن مريم
۲	آپکی کنیت: عیسیٰ بن مریم ہے	ذلك عيسىٰ بن مريم قول الحق
۳	آپ کا لقب: مسیح ہے	إسمه المسيح عيسىٰ بن مريم
۴	آپ کا لقب: کلمۃ اللہ ہے	إن الله يبشرك بكلمة منه
۵	آپ کا لقب: روح اللہ ہے	كلمته ألقاها إلى مريم و روح منه

مسیح موعود کے خاندان کی پوری تفصیل

۶	آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مریم ہے	ذلك عيسىٰ بن مريم
۷	آپ بغیر باپ کے بقدرت خداوندی صرف ماں سے پیدا ہوئے	أنى يكون لى غلام و لم يمسسنى بشر ولم أك بغيا
۸	آپ کے نانا عمران علیہ السلام ہیں	مريم ابنت عمران التى أحصنت
۹	آپ کی نانی عمرانؑ کی بیوی حنہ ہیں	إذ قالت امرأة عمران
۱۰	آپ کے ماموں ہارون ہیں (☆)	يآ أخت هارون

(ا) ہارون سے اس جگہ ہارون نبی مراد نہیں، کیونکہ وہ مریم سے بہت پہلے گذر چکے تھے، ان کے نام پر حضرت مریمؑ کے بھائی کا نام ہارون رکھا گیا تھا۔(هكذا رواه مسلم والنسائي والترمذي مرفوعا)

۱۱	آپ کی نانی کی یہ نذر کہ اس حمل سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ بیت المقدس کے لیے وقف کروں گی	إني نذرت لك ما في بطني محررا
۱۲	پھر حمل سے لڑکی کا پیدا ہونا	فلما وضعتها أنثى
۱۳	پھر ان کا عذر کرنا کہ یہ عورت ہونے کی وجہ سے وقف کے قابل نہیں	قالت إني وضعتها أنثى
۱۴	اس لڑکی کا نام مریم رکھنا	إني سميتها مريم

والدہ مسیح موعود حضرت مریمؑ کے بعض حالات

۱۵	مسّ شیطان سے محفوظ رہنا	إني أعيذها بك وذريتها من الشيطان الرجيم
۱۶	ان کا نشو ونما غیر عادی طور پر ایک دن میں سال بھر کے برابر ہونا	وأنبتها نباتا حسنا
۱۷	مجاورین بیت المقدس کا حضرت مریمؑ کی کفالت کے لیے جھگڑنا اور حضرت زکریاؑ کا کفیل ہونا	وما كنت لديهم إذ يختصمون أيهم يكفل مريم
۱۸	ان کو محراب میں ٹھہرنا اور ان کے پاس غیبی رزق آنا	كلما دخل عليها زكريا المحراب وجد عندها رزقا

۱۹	حضرت زکریاؑ کا سوال اور مریمؑ کا جواب کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے	قال أنى لكِ هذا قالت هو من عند الله
۲۰	فرشتوں کا ان سے کلام کرنا	إذ قالت الملائكة يا مريم
۲۱	ان کا اللہ کے نزدیک مقبول ہونا	إن الله اصطفاكِ
۲۲	ان کا حیض سے پاک ہونا	وطهركِ
۲۳	تمام دنیا کی موجودہ عورتوں سے افضل ہونا	واصطفاكِ على نساء العالمين

حضرت مسیحؑ کے ابتدائی حالات استقرار حمل وغیرہ

۲۴	حضرت مریمؑ کا ایک گوشہ میں جانا	إذ انتبذت من أهلها
۲۵	اس گوشہ کا شرقی جانب میں ہونا	مكانا شرقيا
۲۶	ان کا پردہ ڈالنا	فاتخذت من دونهم حجابا
۲۷	بحکم خداوندی ان کے پاس بشکل انسان فرشتہ کا آنا	فأرسلنا إليها روحنا فتمثل لها بشرا سويا
۲۸	حضرت مریمؑ کا پناہ مانگنا	قالت إني أعوذ بالرحمن منك
۲۹	فرشتہ کا منجانب اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی خبر دینا	..........لأهب لك غلاما ذكيا

۳۰	حضرت مریمؑ کا اس خبر پر تعجب کرنا کہ بغیر صحبت مرد کے کیسے بچہ ہوگا	قالت أنى يكون لى غلام ولم يمسسنى بشر ولم أك بغيا
۳۱	فرشتہ کا منجانب اللہ یہ پیغام دینا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے یہ سب آسان ہے	قال ربكِ هو عليّ هين
۳۲	بحکم خداوندی بغیر صحبت مرد کے ان کا حاملہ ہونا	فحملته
۳۳	دردِ زہ کے وقت ایک کھجور کے درخت کے نیچے جانا	فأجاءها المخاض إلى جذع النخلة

آپ کی ولادت کس جگہ اور کس طرح پر ہوئی

۳۴	مسکونہ مکان سے دور ایک باغ کے گوشہ میں ولادت ہوئی	فانتبذت به مكانا قصيا
۳۵	حضرت مریمؑ ایک کھجور کے درخت کے تنے پر ٹیک لگائے ہوئے تھیں	فأجاءها المخاض إلى جذع النخلة
۳۶	ولادت کے بعد حضرت مریمؑ کا بوجہ حیاء کے پریشان ہونا اور لوگوں کی تہمت سے ڈرنا	قالت يا ليتنى متّ قبل هذا و كنت نسيا منسيا

۳۷	درخت کے نیچے سے فرشتہ کا آواز دینا کہ گھبراؤ نہیں، اللہ نے آپ کے نیچے ایک نہر جاری کردی ہے	فناداها من تحتها ألا تحزنى قد جعل ربك تحتكِ سريا
۳۸	ولادت کے بعد حضرت مریمؑ کی غذا تازہ کھجوریں	وهزى إليكِ بجذع النخلة تساقط عليكِ رطبا جنيا
۳۹	حضرت مریمؑ کا آپؑ کو گود میں اٹھا کر گھر لانا	فأتت به قومها تحمله
۴۰	ان کی قوم کا حضرت مریمؑ پر تہمت رکھنا اور بدنام کرنا	قالوا يا مريم لقد جئتِ شيئا فريا
۴۱	حضرت مریمؑ سے رفع تہمت کے لیے منجانب اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام فرمانا اور یہ فرمانا کہ میں نبی ہوں	فأشارت إليه قال إنى عبد الله آتانى الكتاب وجعلنى نبيا وجعلنى مباركا أين ما كنت و أوصانى بالصلاة والزكاة ما دمت حيا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خصائص

۴۲	مسیح موعود کا بحکم خداوندی مردوں کو زندہ کرنا	و أحيى الموتى بإذن الله

۴۳	برص کے مریض اور مادر زاد اندھے کو بحکم الٰہی شفا دینا	وأبرئ الأكمه والأبرص
۴۴	مٹی کی چڑیوں میں بحکم الٰہی جان ڈال دینا	فأنفخ فيه فيكون طيرا بإذن الله
۴۵	آدمیوں کو یہ بتلا دینا کہ انھوں نے کیا کھایا ہے اور کیا چیزیں ان کے گھروں میں چھپی ہوئی رکھی ہیں	وأنبئكم بما تأكلون و ما تدخرون في بيوتكم
۴۶	کفار بنی اسرائیل کا حضرت عیسیٰؑ کے قتل کا ارادہ کرنا اور حفاظت الٰہی	ومكروا ومكر الله والله خير الماكرين
۴۷	کفار کے نرغہ کے وقت آپ کو آسمان پر زندہ اٹھالیا جانا	إني متوفيك و رافعك إليّ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حلیہ

۴۸	آپ کا وجیہ ہونا	وجيها في الدنيا والآخرة
۴۹	آپ کا قد وقامت درمیانہ ہے	حدیث/ ۱۰ بروایت ابوداؤد وابن ابی شیبہ واحمد وابن حبان وصححہ ابن حجر فی الفتح
۵۰	رنگ سفید سرخی مائل ہے	〃 〃
۵۱	بالوں کی لمبائی دونوں شانوں تک ہوگی	〃 〃

۵۲	بال بہت سیاہ چمکدار ہوں گے جیسے نہانے کے بعد ہو جاتے ہیں	حدیث/ ۱۰ روایت ابوداؤد وابن ابی شیبہ واحمد وابن حبان وصححہ ابن حجر فی الفتح
۵۳	بال گھنگرالے ہوں گے	〃 〃 (بعض روایات میں ہے کہ بال سیدھے ہوں گے جیسا کہ حدیث/ ۱۵ میں ہے، ممکن ہے کہ اختلاف وقتوں کے لحاظ سے ہو)
۵۴	صحابہؓ میں آپ کے مشابہ عروہ بن مسعودؓ ہیں	حدیث/ ۱۰ روایت ابوداؤد وابن ابی شیبہ واحمد وابن حبان وصححہ ابن حجر فی الفتح
۵۵	آپ کی خوراک لوبیا اور جو چیزیں آگ پر نہ پکیں	حدیث/ ۲۷ رواہ الدیلمی

آخر زمانہ میں آپ کا دوبارہ نزول

۵۶	قیامت کے قریب دوبارہ آسمان سے اترنا	حدیث ایک لغایت/ ۷۵
۵۷	نزول کے وقت آپ دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے	حدیث/ ۱۰، ابوداؤد وغیرہ
۵۸	آپ کے سر پر ایک لمبی ٹوپی ہوگی	حدیث/ ۴۸، ابن عساکر
۵۹	آپ ایک زرہ پہنیں گے	حدیث/ ۶۸، درمنثور

بوقت نزول آپ کے بعض حالات

۶۰	دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اتریں گے	حدیث/ ۵، مسلم ابوداود، ترمذی واحمد
۶۱	آپ کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا جس سے دجال کو قتل کریں گے	حدیث/ ۴۸، ابن عساکر
۶۲	اس وقت جس کسی کافر پر آپ کے سانس کی ہوا پہنچ جائے گی وہ مر جائے گا	حدیث/ ۵، صحیح مسلم
۶۳	سانس کی ہوا اتنی دور تک پہنچے گی جہاں تک آپ کی نظر جائے گی	حدیث/ ۵، صحیح مسلم

مقام نزول اور وقت نزول کی مکمل تعیین وتوضیح

۶۴	آپ کا نزول دمشق میں ہوگا	حدیث/ ۵، صحیح مسلم
۶۵	دمشق کی جامع مسجد میں نزول ہوگا	حدیث/ ۵، صحیح مسلم
۶۶	جامع مسجد دمشق کے بھی شرقی گوشہ میں نزول ہوگا	حدیث/ ۵، صحیح مسلم
۶۷	نماز صبح کے وقت آپ نازل ہوں گے	حدیث/ ۵، صحیح مسلم

بوقت نزول حاضری کا مجمع اوران کی کیفیت

۶۸	مسلمانوں کی ایک جماعت مع امام مہدیؒ کے مسجد میں موجود ہوگی جو دجال سے لڑنے کے لیے جمع ہونگے	حدیث/ ۷، صحیح مسلم
۶۹	ان کی تعداد: آٹھ سو مرد اور چار سو عورتیں ہوں گی	حدیث/ ۶۹، دیلمی
۷۰	بوقت نزول عیسیٰؑ یہ لوگ نماز کے لیے صفیں درست کر رہے ہوں گے	حدیث/ ۱۳، ۴۱، ۴۳
۷۱	اس جماعت کے امام اس وقت حضرت مہدیؒ ہوں گے	حدیث/ ۳، مسلم واحمد
۷۲	حضرت مہدیؒ حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کو امامت کے لیے بلائیں گے اور وہ انکار کریں گے	حدیث/ ۱۳، ابوداؤ، ابن ماجہ
۷۳	جب حضرت مہدیؒ پیچھے ہٹنے لگیں گے تو حضرت عیسیٰؑ ان کی پشت پر ہاتھ رکھ انھیں کو امام بنائیں گے	ابن حبان، ابن خزیمہ
۷۴	پھر حضرت مہدیؒ نماز پڑھائیں گے	حدیث/ ۴۱، ابونعیم

بعد نزول آپ کتنے دنوں دنیا میں رہیں گے

۷۵	آپ چالیس سال دنیا میں قیام فرمائیں گے	حدیث/۱۰، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، احمد، ابن حبان، ابن جریر

بعد نزول آپ کا نکاح اور اولاد

۷۶	حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں نکاح ہوگا	حدیث/۳۷، فتح الباری و ۵۸، حدیث/۱۰۱، کتاب الخطط للمقریزی
۷۷	بعد نزول آپ کے اولاد ہوگی	حدیث/۳۷ مذکور

نزول کے بعد مسیح موعود کے کارنامے

۷۸	آپ صلیب توڑیں گے یعنی صلیب پرستی کو اٹھادیں گے	حدیث/۱، بخاری ومسلم
۷۹	خنزیر کو قتل کریں گے یعنی نصرانیت کو مٹائیں گے	حدیث/۱، بخاری ومسلم
۸۰	آپ نماز سے فارغ ہوکر دروازۂ مسجد کھلوائیں گے اور اس کے پیچھے دجال ہوگا	حدیث/۱۳
۸۱	دجال اور اسکے ساتھیوں سے جہاد کرینگے	حدیث/۱۳

۸۲	دجال کو قتل فرمائیں گے	حدیث/۱۳
۸۳	دجال کا قتل ارض فلسطین میں باب ''لد'' کے پاس واقع ہوگا	حدیث/۱۳
۸۴	اس کے بعد تمام دنیا مسلمان ہوجائیگی	حدیث/۱۳
۸۵	جو یہودی باقی ہوں گے، چن چن کر قتل کر دیئے جائیں گے	حدیث/۱۳
۸۶	کسی یہودی کو کوئی چیز پناہ نہ دے سکے گی	حدیث/۱۳
۸۷	یہاں تک کہ درخت اور پتھر بول اٹھیں گے کہ ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے	حدیث/۱۳
۸۸	اس وقت اسلام کے سوا تمام مذاہب مٹ جائیں گے	حدیث/۱۰، ابوداؤد، احمد، ابن ابی شیبہ، ابن حبان، ابن جریر
۸۹	اور جہاد موقوف ہوجائے گا کیونکہ کوئی کافر ہی باقی نہ رہے گا	حدیث/۱، بخاری ومسلم
۹۰	اور اس لیے جزیہ کا حکم بھی باقی نہ رہیگا	حدیث/۴، مسند احمد

۹۱	مال وزر لوگوں میں اتنا عام کر دیں گے کہ کوئی قبول نہ کرے گا	حدیث/۱، مذکور
۹۲	حضرت عیسیٰؑ لوگوں کی امامت کریں گے	حدیث/۴، مسلم، مسند احمد
۹۳	حضرت مسیحؑ مقام فج الروحاء میں تشریف لے جائیں گے	حدیث/۴، مسلم، مسند احمد
۹۴	حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے	حدیث/۴، مسلم، مسند احمد
۹۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر تشریف لے جائیں گے	درمنثور
۹۶	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سلام کا جواب دیں گے، جس کو سب حاضرین سنیں گے	حدیث/۴، مسلم، مسند احمد درمنثور

مسیح موعودؑ لوگوں کو کس مذہب پر چلائیں گے

۹۷	آپ قرآن وحدیث پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلائیں گے	حدیث/۵۵، اشاعہ

مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہری و باطنی برکات

۹۸	ہر قسم کی دینی و دنیوی برکات نازل ہوں گے	حدیث/۵، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، مسند احمد
۹۹	سب کے دلوں سے بغض وحسد اور کینہ نکل جائے گا	حدیث/۱، مسلم وغیرہ
۱۰۰	ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ ایک جماعت کے لیے کافی ہوگا	حدیث/۵ مذکور
۱۰۱	ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک جماعت کے لیے کافی ہوگی	حدیث/۵ مذکور
۱۰۲	ایک دودھ دینے والی بکری ایک قبیلہ کے لیے کافی ہو جائے گی	حدیث/۵ مذکور
۱۰۳	ہر ڈنک والے زہریلے جانور کا ڈنک وغیرہ نکال لیا جائے گا	حدیث/۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ
۱۰۴	یہاں تک کہ ایک لڑکی اگر سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گی تو وہ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا	حدیث/۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ

۱۰۵	بھیڑیا بکریوں کے ساتھ ایسا رہے جیسے کتا، ریوڑ کی حفاظت کے لیے رہتا ہے	حدیث/۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ
۱۰۶	ایک لڑکی شیر کو بھگا دے گی اور وہ اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے گا	حدیث/۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ
۱۰۷	ساری زمین مسلمانوں سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے	حدیث/۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ
۱۰۸	صدقات کا وصول کرنا چھوڑ دیا جائیگا	حدیث/۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ

یہ برکات کتنی مدت تک رہیں گی؟

۱۰۹	یہ برکات سات سال تک رہیں گی	حدیث/۶، مسلم، احمد، حاکم

لوگوں کے حالات متفرقہ جو مسیح موعود کے وقت میں ہونگے

۱۱۰	رومی لشکر مقام اعماق یا وابق میں اترے گا	حدیث/۷، مسلم
۱۱۱	ان سے جہاد کے لیے مدینہ منورہ سے ایک لشکر چلے گا	حدیث/۷، مسلم

۱۱۲	یہ لشکر اپنے زمانہ کے بہترین لوگوں کا مجمع ہوگا	حدیث/۷، مسلم
۱۱۳	ان کے جہاد میں لوگوں کے تین ٹکڑے ہوجائیں گے	حدیث/۷، مسلم
۱۱۴	ایک تہائی حصہ شکست کھائے گا	حدیث/۷، مسلم
۱۱۵	ایک تہائی شہید ہوجائے گا	حدیث/۷، مسلم
۱۱۶	ایک تہائی فتح پاجائیں گے	حدیث/۷، مسلم
۱۱۷	قسطنطنیہ فتح کریں گے	حدیث/۷، مسلم

پہلے خروج دجال کی غلط خبر مشہور ہونا

۱۱۸	جس وقت وہ غنیمت تقسیم کرنے میں مشغول ہوں گے تو خروج دجال کی غلط خبر مشہور ہوجائے گی	حدیث/۷، مسلم
۱۱۹	لیکن جب یہ لوگ ملک شام میں واپس آئیں گے تو دجال نکل آئیگا	حدیث/۷، مسلم

اس زمانہ میں عرب کا حال

۱۲۰	عرب اس زمانہ میں بہت کم ہونگے اور سب کے سب بیت المقدس میں ہونگے	حدیث/۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ

لوگوں کے بقیہ حالات

۱۲۱	مسلمان دجال سے بچ کر افیق پہاڑ پر جمع ہوجائیں گے (یہ پہاڑ مسلم ملک شام میں ہے)	حدیث/ ۱۶، احمد، حاکم، طبرانی
۱۲۲	اس وقت مسلمان سخت فقر و فاقہ میں مبتلاء ہوں گے، یہاں تک کہ بعض لوگ اپنی کمان کا چلہ جلا کر کھا جائیں گے	حدیث/ ۱۶، احمد، حاکم، طبرانی
۱۲۳	اس وقت اچانک ایک منادی آواز دے گا کہ تمہارا فریادرس آگیا	حدیث/ ۱۶، احمد، حاکم، طبرانی
۱۲۴	لوگ تعجب سے کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے ہوئے کی آواز ہے	حدیث/ ۱۶، احمد، حاکم، طبرانی

غزوۂ ہند کا ذِکر

۱۲۵	ایک مسلمانوں کا لشکر ہندوستان پر جہاد کرے گا اور اس کے بادشاہوں کو قید کرے گا	حدیث/ ۴۶، ابونعیم
۱۲۶	یہ لشکر اللہ کے نزدیک مقبول اور مغفور ہوگا	حدیث/ ۴۶، ابونعیم
۱۲۷	جس وقت یہ لشکر واپس ہوگا تو عیسیٰؑ کو ملک شام میں پائے گا	حدیث/ ۴۶، ابونعیم
۱۲۸	بنی عباس اس وقت گاؤں میں رہیں گے	حدیث/ ۴۹، ابن نجار
۱۲۹	اور سیاہ کپڑے پہنیں گے	حدیث/ ۴۹، ابن نجار
۱۳۰	اور ان کے متبعین اہل خراسان ہونگے	حدیث/ ۴۹، ابن نجار
۱۳۱	لوگ حضرت عیسیٰؑ کے اعتماد پر تمام دنیا سے مستغنی ہوجائیں گے	حدیث/ ۴۹، ابن نجاز

مسیح موعود کے زمانہ کے اہم واقعات:

آپ کے نزول سے پہلے دجال کا خروج

۱۳۲	شام عراق کے درمیان دجال نکلے گا	حدیث/ ۵ مذکور	

دجال کی علامات

۱۳۳	اس کی پیشانی پر کافر اس صورت میں لکھا ہوگا: ک، ف، ر	حدیث/ ۳۱، مسند احمد	
۱۳۴	وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا	حدیث/ ۳۱، مسند احمد	
۱۳۵	داہنی آنکھ میں سخت ناخنہ ہوگا	حدیث/ ۳۱، مسند احمد	
۱۳۶	تمام دنیا میں پھر جائے گا کوئی جگہ باقی نہ رہے گی جسکو وہ فتح نہ کرے	حدیث/ ۳۱، مسند احمد	
۱۳۷	البتہ حرمین، مکہ و مدینہ اس کے شر سے محفوظ رہیں گے	حدیث/ ۳۱، مسند احمد	
۱۳۸	مکہ معظّمہ اور مدینہ کے ہر راستے پر فرشتوں کا پہرہ ہوگا جو دجال کو اندر نہ گھسنے دیں گے۔	حدیث/ ۱۳	

۱۳۹	جب مکہ و مدینہ سے دفع کر دیا جائیگا تو ظریف احمر میں سنجہ (کھاری زمین) کے ختم پر جا کر ٹھہرے گا	حدیث/ ۱۳	
۱۴۰	اس وقت میں تین زلزلے آئینگے جو منافقین کو مدینہ سے نکال پھینکیں گے اور تمام منافق مرد و عورت دجال کے ساتھ ہو جائینگے	حدیث/ ۳۱، مسند احمد	
۱۴۱	اس کے ساتھ ظاہری طور پر جنت اور دوزخ ہوگی مگر حقیقت میں اس کی جنت، دوزخ اور دوزخ، جنت ہوگی	حدیث/ ۳۱، مسند احمد	
۱۴۲	اس کے زمانہ میں ایک دن سال بھر کے برابر اور دوسرا مہینہ کے برابر اور تیسرا ہفتہ کے برابر اور پھر باقی ایام عادت کے موافق ہوں گے	حدیث/ ۳۱، مسند احمد	
۱۴۳	وہ ایک گدھے پر سوار ہوگا جسکے دونوں کانوں کا فاصلہ چالیس ہاتھ ہوگا	حدیث/ ۳۱، مسند احمد	
۱۴۴	اس کے ساتھ شیاطین ہوں گے جو لوگوں سے کلام کریں گے	حدیث/ ۳۱، مسند احمد	

۱۴۵	جب وہ بادل کو کہے گا فوراً بارش ہوجائے گی	حدیث/ ۵ مذکور
۱۴۶	اور جب چاہے گا تو قحط پڑ جائے گا	حدیث/ ۵ مذکور
۱۴۷	مادرزاد اندھے اور ابرص کو تندرست کردے گا	حدیث/ ۳۸ طبرانی
۱۴۸	زمین کے پوشیدہ خزانوں کو حکم دیگا تو فوراً باہر آکر اس کے پیچھے ہوجائینگے	حدیث/ ۳۸ طبرانی
۱۴۹	دجال ایک نوجوان آدمی کو بلائے گا اور تلوار سے اس کے دوٹکڑے بیچ سے کردیگا اور پھر اسکو بلائیگا تو وہ صحیح سالم ہوکر ہنستا ہوا سامنے آجائیگا	حدیث/ ۳۸ طبرانی
۱۵۰	اسکے ساتھ ستر ہزار یہودی ہونگے جنکے پاس جڑاؤ تلواریں اور ساج ہونگے	حدیث/۱۳، ابوداؤد، ابن ماجہ وغیرہ
۱۵۱	لوگوں کے تین فرقے ہوجائینگے ایک فرقہ دجال کا اتباع کریگا اور ایک فرقہ اپنی کاشتکاری میں لگا رہیگا اور ایک فرقہ دریائے فرات کے کنارے پر اسکے ساتھ جہاد کریگا	حدیث/۷۰، ابن ابی شیبہ، عباس بن حمید، حاکم، بیہقی، ابن ابی حاتم

۱۵۲	مسلمان ملک شام کی بستیوں میں جمع ہوجائینگے اور دجال کے پاس ایک ابتدائی لشکر بھیجیں گے	حدیث/۷۰، ابن ابی شیبہ، عباس بن حمید، حاکم، بیہقی، ابن ابی حاتم
۱۵۳	اس لشکر میں ایک شخص ایک سرخ (یا سیاہ سفید) گھوڑے پر سوار ہوگا اور یہ سارا لشکر شہید ہوجائیگا یا ان میں سے ایک بھی واپس نہ آئے گا	حدیث/۷۰، ابن ابی شیبہ، عباس بن حمید، حاکم، بیہقی، ابن ابی حاتم

دجال کی ہلاکت اور اسکے لشکر کی شکست

۱۵۴	دجال جب حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے	حدیث/۱۳، مذکور
۱۵۵	اسوقت تمام یہودیوں کو شکست ہوگی	حدیث/۱۳، ۱۴

یاجوج وماجوج کا نکلنا اور انکے بعض حالات

۱۵۶	اللہ تعالی یاجوج ماجوج کو نکالے گا جن کا سیلاب تمام عالم کو گھیر لے گا	حدیث/ ۵ مذکور
۱۵۷	اسوقت حضرت عیسیٰؑ تمام مسلمانوں کو طور پہاڑ پر جمع فرمائیں گے	حدیث/ ۵ مذکور

۱۵۸	یاجوج ماجوج کا ابتدائی حصہ جب دریائے طبریہ پر گذریگا تو سب دریا کو پی کر صاف کردے گا	حدیث/۵مذکور
۱۵۹	اس وقت ایک بیل لوگوں کے لیے سو دینار سے بہتر ہوگا (بوجہ قحط یا دنیا سے قلت رغبت کی وجہ سے)	حدیث/۵مذکور

مسیح موعود کا یاجوج ماجوج کیلئے بددعا فرمانا اور انکی ہلاکت

۱۶۰	اسکے بعد حضرت عیسیٰؑ یاجوج ماجوج کے لیے بددعا فرمائیں گے	حدیث/۵مذکور
۱۶۱	اللہ تعالیٰ انکے گلوں میں ایک گلٹی نکال دیگا جس سے سب کے سب دفعتہً مرے ہوئے رہ جائیں گے	حدیث/۵مذکور

حضرت عیسیٰؑ کا جبل طور سے اترنا

۱۶۲	اسکے بعد حضرت عیسیٰؑ مسلمانوں کو لے کر جبل طور سے زمین پر اترینگے	حدیث/۵مذکور
۱۶۳	مگر تمام زمین یاجوج ماجوج کے مردوں کی بدبو سے بھری ہوئی ہوگی	حدیث/۵مذکور

۱۶۴	حضرت عیسیٰؑ دعاء فرمائیں گے کہ بدبو دور ہوجائے	حدیث/۵مذکور
۱۶۵	اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا جس سے تمام زمین دھل جائے گی	حدیث/۵مذکور
۱۶۶	پھر زمین اصلی حالت پر پھولوں اور پھلوں سے بھر جائے گی	حدیث/۵مذکور

مسیح موعودؑ کی وفات اور اس سے قبل و بعد کے حالات

۱۶۷	حضرت عیسیٰؑ لوگوں کو فرمائیں گے کہ میرے بعد ایک شخص کو خلیفہ بنائیں جس کا نام مُقعد ہے	حدیث/۵۵، الاشاعۃ للبرزنجی
۱۶۸	اسکے بعد آپ کی وفات ہوجائیگی	حدیث/۵۵، ۱۵، مسند احمد وحافظ
۱۶۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر میں چوتھی قبر آپ کی ہوگی	حدیث/۵۵، ۱۵، مسند احمد وحافظ
۱۷۰	لوگ حضرت عیسیٰؑ کی تعمیل ارشاد کے لیے مقعد کو خلیفہ بنائیں گے	حدیث/۵۵، ۱۵، مسند احمد وحافظ
۱۷۱	پھر مقعد کا بھی انتقال ہوجائے گا	حدیث/۵۵، ۱۵، مسند احمد وحافظ

۱۷۲	پھر لوگوں کے سینوں سے قرآن اٹھا لیا جائے گا	حدیث/ ۵۵، ۱۵، مسند احمد وحافظ
۱۷۳	یہ واقعہ مقعد کی موت کے تین سال بعد ہوگا	حدیث/ ۵۵، ۱۵، مسند احمد وحافظ
۱۷۴	اس کے بعد قیامت کا حال ایسا ہوگا جیسے کوئی پورے نو مہینہ کی حاملہ کہ معلوم نہیں کب ولادت ہوجائے	حدیث/ ۵۵، ۱۵، مسند احمد وحافظ
۱۷۵	اس کے بعد قیامت کی بالکل قریبی علامات ظاہر ہوں گی	حدیث/ ۵۵، ۱۵، مسند احمد وحافظ

﴿ذلك عيسىٰ ابن مريم قول الحق الذی فيه يمترون﴾

مسیح موعود علیہ السلام کی مکمل سوانح حیات اور عمر بھر کے کارنامے اور ان کے مسکن و مدفن کا پورا جغرافیہ اس تفصیل و تحقیق کے ساتھ قرآنی آیات اور حدیثی روایات میں جب ایک سمجھدار آدمی کے سامنے آتا ہے تو خود یہ سوال پیدا ہوجاتا ہے کہ لاکھوں انبیاء علیہم السلام کی عظیم الشان جماعت میں سے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے کہ ان کے تذکرہ کو قرآن وحدیث نے اتنی زیادہ اہمیت دی ہے کہ کسی اور نبی کے لیے اس کا عشر عشیر بھی مذکور نہیں، یہاں تک کہ سید الاولین والآخرین خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰہ والسلام کے حالات طیبات اور سیر وشمائل بھی قرآن عزیز میں اس تفصیل وتوضیح کے ساتھ نظر نہیں آتے، حالانکہ تمام انبیاء ورسل کی جماعت پر آپ کی سیادت وعظمت باجماع امت ثابت ہونے کے علاوہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد میں بتصریح قرآن مجید میں یہ بھی ایک اہم مقصد ہے کہ دنیا میں آپ کی تشریف آوری کا اعلان فرماتے ہوئے آپ کی سیادت کا سکہ قلوب پر بٹھلادیں، ان حالات پر نظر کرتے

ہوئے یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ کی یہ اہمیت ضرور کسی بڑی مصلحت وحکمت پر مبنی ہے۔

پھر جب ذرا تأمل سے کام لیا جاتا ہے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ خصوصی اہمیت بھی ان عنایات الٰہیہ کا نتیجہ ہے جو ازل سے امت اُمیہ کی قسمت میں مقدر ہو چکی تھی اور حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمۃ للعالمین کا ایک مظہر ہے، جس نے امت کے لیے مذہبی شاہراہ کو اتنا ہموار اور صاف کر چھوڑا ہے کہ اس کا لیل ونہار برابر ہے، اس راستہ کے قدم پر ایسے نشانات بتلا دیئے ہیں کہ چلنے والے کو کہیں التباس پیش نہیں آ سکتا۔

یعنی قیامت تک جتنے قابل اقتدار انسان پیدا ہونے والے تھے ان میں اکثر کے نام لے لے کر ان کی مفصل کیفیات پر امت کو مطلع فرما دیں تاکہ اپنے اپنے وقت میں یہ بزرگان دین ظاہر ہوں تو امت ان کے قدم چوم لے اور ان کے افعال واقوال کو اپنا اسوہ بنائے۔

پھر ارشاد وہدایت کے سلسلہ میں چونکہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نبوت کی شان امتیاز رکھتے ہیں، اس لیے ان کے ذکر کی اہمیت سب سے زیادہ ہونا لازمی تھی، کیونکہ نبی کی شان تمام دنیا سے برتر ہے،

اس کی ادنیٰ توہین وتنقیص کا اشارہ بھی کفر صریح ہے، تمام مرشدین اور مجددین امت کی شخصی معرفت میں اگر کوئی شبہ باقی بھی رہے تو بجز اس کے کہ ان کی برکات وفیوض سے محرومی ہو، امت کے ایمان کا خطرہ نہیں ہے، بخلاف مسیح موعود علیہ السلام کے کہ اگر ان کی علامات اور پہچان میں کوئی شبہ کا موقع یا التباس کی گنجائش رہے اور امت مرحومہ ان کو نہ پہچانے تو یہاں کفر وایمان کا سوال پیدا ہو جاتا ہے اور امت کا ایمان خطرہ میں آ جاتا ہے، اندیشہ قوی ہوتا ہے کہ نہ پہچاننے کی وجہ سے امت آپ کی توہین و تنقیص میں مبتلاء ہو کر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور پھر دجالی فتنوں اور یاجوج ماجوج کی بلاؤں کا شکار ہو جائے۔

اس لیے رحمۃٌ للعالمین کا فرض تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام کی پہچان کو اتنا روشن فرما دیں کہ کسی بصیر انسان کو ان سے آنکھ چرانے کی مجال نہ رہے، خدا کی ہزاروں ہزار نعمتیں اور بے شمار درود اس حریصٌ بالمومنین اور رؤفٌ رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے اس مسئلہ کو اتنا صاف اور روشن فرما دیا کہ اس سے زیادہ عادۃً ناممکن ہے۔

دنیا میں ایک شخص کی تعریف اور پہچان کے لیے اس کا نام اور ولدیت وسکونت وغیرہ دو تین اوصاف بتلا دینا ایسا کافی ہو جاتا ہے کہ پھر

اس میں کوئی شک باقی نہیں رہتا، ایک کارڈ پر جب یہ دو تین نشان لکھ دیئے جاتے ہیں تو مشرق سے مغرب میں ٹھیک اپنے مکتوب الیہ کے پاس پہنچتا ہے اور کسی دوسرے کو یہ مجال نہیں ہوتی کہ اس پر اپنا حق ثابت کر دے یا چٹھی رساں سے یہ کہہ کر لے لے کہ میں ہی اس کا مکتوب الیہ ہوں۔

لیکن ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف انھیں نشانات کے بتلا دینے پر اکتفاء نہیں فرمایا بلکہ مسیح موعود کے نام کی جو چٹھی مسلمانوں کے ہاتھوں میں دی ہے، اس کی پشت پر پتہ کی جگہ ان کی ساری سوانح عمری اور شمائل و خصائل، حلیہ، لباس اور عملی کارنامے بلکہ ان کے مقام نزول اور جائے قرار اور مسکن و مدفن کا پورا جغرافیہ تحریر فرما دیا ہے اور پھر اسی پر بس نہیں فرمایا بلکہ آپ کا شجرۂ نسب اور آپ کے متعلقین اور متبعین تک کے احوال کو مفصل لکھ دیا ہے۔

مگر افسوس کہ اس پر بھی بعض قزاق اس فکر میں ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تمام کوشش پر (خاکش بدہن) خاک ڈال کر اس چٹھی کو قبضا لیں اور اس طرح دنیا میں مسیح موعود بن بیٹھیں۔

مرزائیوں سے چند سوال

مجھ کو یہ پوچھنا ہے مرزا سے
یہ کبھی ہوش میں بھی آتے ہیں

وہ لوگ جو ناواقفیت یا کسی مغالطہ و غلط فہمی سے مرزائیت کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں، میں ان کو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر دلی خیر خواہی اور ہمدردی سے عرض کرتا ہوں کہ یہ دین و آخرت کا معاملہ ہے، ہر شخص کو اپنی قبر میں اکیلا جانا اور حساب دینا ہے اور کوئی جتھا اور جماعت وہاں کام نہ آئے گی، خدا کے لیے ہوش میں آئیں اور عقل خداداد سے کام لیں اور سمجھیں کہ کیا مرزا غلام احمد صاحب انھیں اوصاف اور علامات اور نشانات کے آدمی تھے جو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی پہچان کے لیے امت کے سامنے رکھے ہیں:

☆ کیا مرزا جی کا نام ''غلام احمد'' نہیں بلکہ ''عیسیٰ'' ہے؟

☆ کیا ان کی والدہ کا نام ''چراغ بی'' نہیں بلکہ ''مریم'' ہے؟

☆ کیاان کے والد ''غلام مرتضیٰ'' نہیں بلکہ بے باپ کی پیدائش ہیں؟

☆ کیاان کے مولد ''قادیان'' جیسا کوردہ نہیں بلکہ ''دمشق'' ہے یا قادیان دمشق کے ضلع یاصوبہ میں واقع ہے؟

☆ کیاان کا مدفن ''قادیان'' نہیں بلکہ ''مدینہ طیبہ'' ہے؟

☆ کیاان کے نانا ''عمران'' اور ماموں ''ہارون'' اور نانی ''حنّہ'' ہیں؟

☆ کیاان کی والدہ کی تربیت حضرت مریم کی طرح ہوئی ہے؟ اور کیا ان کی نشوونما ایک دن میں اتنا ہوا ہے جتنا ایک سال میں بچہ کا ہوتا ہے؟

☆ کیا ان کے پاس غیبی رزق آتا تھا؟ کیا فرشتے ان سے کلام کرتے تھے؟

☆ کیامرزاجی کی پیدائش جنگل میں کھجور کے درخت کے نیچے ہوئی؟

☆ کیا ان کی والدہ نے پیدائش کے بعد کھجور کے درخت کو ہلا کر کھجوریں کھائیں تھیں؟

☆ کیامرزاجی نے کسی مردے کوزندہ کیا ہے؟

☆ کیا انھوں نے کسی برص کے بیمار یا مادرزاد اندھے کو خدا سے اذن پاکر شفاء دی ہے؟

☆ کیامٹی کی چڑیوں میں بحکم خداوندی جان ڈالی ہے؟

☆ کیاوہ آسمان پر گئے ہیں اور پھراترے ہیں؟

☆ کیاان کی سانس کی ہواسے کافر مرجاتے تھے؟

☆ کیا ان کی سانس کی ہوااتنی دورتک پہنچتی تھی جہاں تک ان کی نظر پہنچے؟

☆ کیاوہ دمشق کی جامع مسجد میں گئے ہیں؟

☆ کیاان کا نکاح حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں ہوا ہے؟

☆ کیاانھوں نے دنیا سے صلیب پرستی اور نصرانیت کومٹایا ہے یا ان کے زمانہ میں نصرانیت کواور ترقی ہوئی؟

☆ کیا ان کے زمانہ میں ان اوصاف کا دجال نکلا ہے جو بحوالہ احادیث ہم نے نقشہ میں درج کئے ہیں؟

☆ کیاانھوں نے ایسے دجال کوحربہ سے قتل کیا ہے؟

☆ کیاانھوں نے اوران کی جماعت نے یہودیوں کوقتل کیا ہے؟

☆ کیاکسی نےان کے زمانہ میں پتھروں اور درختوں کو بولتے دیکھا ہے؟

☆ کیاانھوں نے مال و دولت کو اتنا عام کردیا ہے کہ اب کوئی لینے والانہیں ملتا یا اور افلاس فقر و فاقہ اور ذلت ان کے قدموں کی

برکت سے دنیا میں پھیل گئی؟

☆ کیا آسمانی برکات پھلوں اور درختوں میں اس طرح ظاہر ہوئیں کہ ایک انار ایک جماعت کے لیے، ایک بکری کا دودھ ایک قبیلہ کے لیے کافی ہو جائے؟

☆ کیا انھوں نے لوگوں کے قلوب میں اتحاد و اتفاق پیدا کیا یا نفاق واختلاف کی طرح ڈالی؟

☆ کیا بغض وحسد لوگو کے قلوب سے اٹھ گیا یا اور زیادہ ہو گیا؟

☆ کیا بچھو سانپ وغیرہ کا زہر بیکار ہو گیا؟

☆ کیا مرزا جی کو حج یا عمرہ یا دونوں کرنا نصیب ہوا ہے؟

☆ کیا مرزا جی کبھی مسلمانوں کو لے کر کوہ طور پر تشریف لے گئے ہیں؟

☆ کیا ان کے زمانہ میں یاجوج ماجوج نکلے ہیں؟ کیا ان کے مُردوں سے تمام زمین آلودہ نجاست و بدبو ہوئی اور مرزا جی کی دعاء سے بارش نے اس کو دھویا ہے؟

☆ کیا مرزا جی نے کسی مقعد نامی آدمی کو خلیفہ بنایا ہے؟

☆ کیا مرزا جی کو مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہوئی؟

الغرض مسیح موعود کے حالات ونشانات کا مکمل نقشہ بحوالہ قرآن و

حدیث آپ کے سامنے ہے، آنکھیں کھول کر ایک ایک نشان اور ایک ایک علامت کو مرزا صاحب میں تلاش کیجئے اور خداتعالیٰ ظاہری نظروں سے غائب ہے تو مخلوق ہی سے شرمایئے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ چٹھی جس پر یہ نشانات اور یہ پتہ لکھا ہوا ہے، آپ کس کے سپرد کرتے ہیں؟ اور اگر کہیں کہ غلام احمد سے مراد عیسیٰ اور چراغ بی سے مریم اور دمشق اور مدینہ سے قادیان اور نصرانیت کے مٹانے سے مراد اس کی ترقی اور عزت سے مراد ذلت ہے تو اس خانہ ساز مرزائی لغت پر قرآن اور احادیث نبویہ کی اس تحریف بلکہ ان کا مضحکہ بنانے کو کیا واقعی تمہاری عقل قبول کرتی ہے؟ اور کیا دنیا میں کوئی انسان اس پر راضی ہوسکتا ہے؟ اور اگر تحریفات وتاویلات اور استعارات کی یہی گرم بازاری ہے تو پھر کیا دنیا کا کوئی کام یا کوئی معاملہ درست رہ سکتا ہے؟

ہم تو جب جانیں کہ مرزا صاحب یا ان کی امت کسی عیسیٰ نامی دمشقی آدمی کا ایک کارڈ چٹھی رساں سے یہ کہہ کر وصول کرلیں کہ آسمان میں قادیان ہی کا نام دمشق ہے اور میرا ہی نام عیسیٰ ہے اور چراغ بی ہی کا نام مریم ہے، کبھی یہ کہہ کر دیکھو کہ چٹھی رساں اور ساری دنیا تمہیں کیا کہے گی؟

ہاں! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس چٹھی کو لاوارث سمجھ کر راستہ میں اڑانا چاہتے ہیں مگر یاد رہے کہ آج بھی آپ کے وہ وارث موجود

ہیں جو آپ ہی کی لکیر کے فقیر ہیں اور اسی عہد پر جان دے دینے کو اپنی فلاح دارین جانتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے باندھ چکے ہیں۔

اس لیے ہم بعون اللہ تعالیٰ ببانگ دہل کہتے ہیں کہ مرزائی امت کتنا ہی زور لگائے مگر یہ والا نامہ اسی مکتوب الیہ کو ملے گا جس کے نام آج سے تیرہ سو برس پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریر فرمایا اور بروایت ابو ہریرہؓ ان کو سلام پہنچایا ہے۔

لوگو! خدا کے لیے ذرا ہوش میں آؤ اور اس فتنہ کے انجام پر نظر ڈالو کہ اگر یہی مرزائی اور قادیانی زبان اور اس کے عجیب استعارات رہے تو قرآن وحدیث اور مذہب اسلام کا تو کہنا کیا ساری دنیا کا گھروندہ اور عالم کا نظارہ برباد ہو جائے گا، ایک شخص اگر زید کے گھر پر دعویٰ کرے کہ یہ میرا ہے، اور مرزا صاحب کی طرح کہے کہ آسمانی دفتروں میں میرا ہی نام زید لکھا ہوا ہے اور مالک مکان کی جتنی علامات اور نشانات سرکاری کاغذوں میں درج ہیں ان سب کا مستحق برنگ استعارات میں ہوں تو بتلایئے کہ آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہوگا؟ اسی طرح اگر ایک مرد کسی غیر منکوحہ عورت پر اسی حیلہ سے اپنی بیوی ہونے کا دعوی کرے یا کوئی ملازم دوسرے ملازم کی تنخواہ وصول کرے یا ایک قتل عمد کا مجرم اپنا جرم اسی مرزائی

استعارات کے ذریعہ کسی دوسرے غریب کے سر ڈال دے اور کہے کہ آسمانی دفتروں میں اسی کا نام وہ ہے جو قاتل کے لیے لکھا ہوا ہے، تو فرمایئے کہ مرزائی اصول اور ان کے استعارات کی دنیا کو جائز رکھتے ہوئے کسی کو کیا حق ہے کہ ان لوگوں کی زبان بند کر سکے یا ہاتھ روک سکے؟ اور جب نوبت اس پر پہنچ گئی تو خود سمجھئے کہ دین و مذہب تو کیا خود دنیاداری کے بھی لالے پڑ جائیں گے۔

الغرض دنیا کے تمام معاملات بیع وشراء، لین دین، نکاح وطلاق، جزاء وسزا میں ایک شخص کی تعیین کے لیے جب اس کا نام اور ولدیت وسکونت وغیرہ دو چار وصف ذکر کر دیئے جاتے ہیں تو اس شخص کی تعیین وتمیز ایسی حتمی اور یقینی ہو جاتی ہے کہ اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی اور کسی دوسرے کی مجال نہیں ہوتی کہ اس کے احوال واقوال کو اپنی طرف منسوب کر سکے، اور اس کی مملوکات میں تصرف کر سکے، نہ یہاں کوئی استعارہ چل سکتا ہے نہ مجاز، دنیا کے تمام کارخانے اسی اسلوب پر قائم ہیں۔

غضب ہے کہ جس شخص کے متعلق خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چار نہیں دس بیس نہیں ایک سو اسّی علامات ونشانات امت کو بتلائے

ہوں امت کو اب بھی اس کی تعیین میں شبہ رہے اور آپ کے صاف وصریح ارشادات کو استعارات ومجاز کہہ کر ٹال دے

ایسا بھی کوئی گذرا ہے عقل وخرد کے ساتھ
دعوی کرے ایمان کا، بکواس یہ کرے

بلکہ بلاشبہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح تکذیب اور قرآن وحدیث کو جھٹلانا ہے (نعوذ باللہ من ذٰلک)۔

یا اللہ تو ہماری قوم کو عقل دے اور عقل سے کام لینے کی توفیق دے کہ اس جیسے بدیہات کے انکار میں مبتلاء نہ ہوں۔

واللہ الهادی وعلیه التکلان

العبد الضعیف
محمد شفیع دیوبندی غفرلہ ولوالدیہ ومشائخہ
مدرس دار العلوم دیوبند
شعبان ۱۳۴۶ھ